قرآن اور مملوک عورتیں :ایک قرآنی تدبر

تمہید

یہ تحریر صرف قرآنِ مجید کی آیات، ان کے الفاظ، باہمی سیاق و سباق، مثانی اصول اور عدمِ تعارض کی بنیاد پر تیار کی گئی ہے۔ اس میں حدیث، فقہی روایت، تاریخی تفصیل یا بعد کے قانونی نظام کو بنیادی دلیل نہیں بنایا گیا۔ مقصد کسی پہلے سے طے شدہ رائے کو ثابت کرنا نہیں، بلکہ قرآن کے مجموعی بیان کو منظم طریقے سے سمجھنا ہے۔

:مرکزی سوال یہ ہے

کیا قرآن کے مطابق مملوک عورت کے ساتھ نکاح کے بغیر جسمانی تعلق جائز تھا، یا قرآن نکاح کو دونوں صورتوں—آزاد عورت اور مملوک عورت—کے لیے لازم قرار دیتا ہے؟

:اس سوال کے جواب کے لیے چار اصول ملحوظ رہیں گے

1. **الفاظ:** عربی الفاظ کا اصل مفہوم اور قرآن میں ان کا استعمال۔
2. **سیاق:** ہر آیت کا فوری اور وسیع تر context۔
3. **مثانی:** قرآن کی ایک آیت کو دوسری متعلقہ آیات کے ساتھ ملا کر سمجھنا۔
4. **عدمِ تعارض:** ایسی تعبیر اختیار کرنا جس سے قرآن کی آیات باہم متصادم نہ ہوں۔

1. بنیادی اصطلاحات

1.1 أزواج

،قرآن میں **أزواج** سے مراد جوڑے یا بیویاں ہیں۔ ازدواجی تعلق صرف جسمانی قربت کا نام نہیں بلکہ جوڑا بننے رہائش، باہمی ذمہ داری، عفت اور معاشرتی تعلق کا ایک منظم بندھن ہے۔

1.2 نکاح

نکاح قرآن میں باقاعدہ ازدواجی تعلق کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ النساء 4:25 میں آزاد مؤمن عورتوں کے :مقابلے میں مملوک مؤمن عورتوں کے بارے میں بھی واضح حکم ہے

فَانكِحُوهُنَّ

"پس ان سے نکاح کرو۔"

اسی آیت میں اجازت، مہر اور پاک دامنی کا ذکر بھی موجود ہے۔

1.3 ما ملكت أيمانكم

یہ تعبیر لفظی طور پر "جو تمہارے دائیں ہاتھ کی ملکیت میں ہوں" کے معنی رکھتی ہے۔ قرآن اسے مختلف مقامات پر مملوک افراد یا زیرِ اختیار افراد کے لیے استعمال کرتا ہے۔ اس تعبیر کا درست مفہوم ہر مقام کے لاگو نہیں کیا جا سکتا۔ mechanically سیاق سے متعین ہوگا، اسے ہر آیت میں یکساں مفہوم کے ساتھ

1.4 فتیاتکم المؤمنات

النساء 4:25 میں مملوک مؤمن عورتوں کے لیے **فتیاتکم المؤمنات** کے الفاظ آئے ہیں۔ آیت انہیں الگ سماجی حیثیت رکھنے والی عورتوں کے طور پر بیان کرتی ہے، مگر ساتھ ہی ان کے لیے نکاح، اجازت، مہر اور عفت کی شرائط عائد کرتی ہے۔

1.5 فاحشہ، مسافحت اور اخدان

:النساء 4:25 میں مملوک عورت کے لیے یہ شرط ہے

مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ

یعنی وہ پاک دامن ہوں، نہ کھلی بدکاری کرنے والی ہوں اور نہ خفیہ آشنائی رکھنے والی۔ یہ الفاظ اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ قرآن مملوک عورت کے ساتھ تعلق کو بے قاعدہ جنسی استعمال کے طور پر پیش نہیں کرتا۔

2. النساء 4:3: آزاد عورتیں، عدل اور ما ملکت أیمانکم.

:آیت کا متعلقہ حصہ

فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ ۖ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

:مفہوم

عورتوں میں سے جو تمہیں پسند ہوں ان سے دو دو، تین تین اور چار چار نکاح کرو، پھر اگر تمہیں خوف ہو"
"کہ عدل نہ کر سکو گے تو ایک، یا جو تمہاری ملکیت میں ہوں۔

2.1 آیت کا فوری سیاق

:النساء 4:3 کا آغاز یتیموں کے حقوق سے ہوتا ہے

وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ

آیت ظلم، عدل، ذمہ داری اور خاندانی نظم کے موضوع میں ہے۔ اسے صرف تعددِ ازدواج کے عددی حکم تک محدود کرنا اس کے وسیع اخلاقی سیاق کو نظرانداز کرنا ہوگا۔

2.2 فانکحوا "کا تعلق"

آیت میں "دو دو، تین تین، چار چار" کے بارے میں صاف لفظ **فانکحوا** آیا ہے۔ اس کے بعد "اگر عدل کا خوف ہو تو ایک یا ما ملکت أیمانکم" آتا ہے۔ یہاں دو قراءتیں ممکن دکھائی دیتی ہیں:

- روایتی قراءت :ایک آزاد بیوی یا مملوک عورت، جو الگ قانونی category ہے۔
- مجموعی قرآنی قراءت :چونکہ آیت نکاح کے سیاق میں ہے، اس لیے مملوک عورت بھی اسی خاندانی نظم کے اندر سمجھی جائے، خصوصاً جب النساء 4:25 اس کے لیے صریحاً نکاح کا حکم دیتی ہے۔

صرف آیت 4:3 سے حتمی نتیجہ نکالنے کے بجائے اسے 4:25 اور 23:5–7 کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔ یہی مثانی کا تقاضا ہے۔

3. النساء 4:24: شادی شدہ عورتیں اور ما ملکت أیمانکم۔

:آیت کا متعلقہ حصہ

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

:مفہوم

"اور شادی شدہ عورتیں بھی تم پر حرام ہیں، سوائے ان کے جو تمہاری ملکیت میں ہوں۔"

:آگے آیت کہتی ہے

وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ أَن تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُم مُّحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ

:مفہوم

ان کے علاوہ باقی عورتیں تمہارے لیے حلال کی گئی ہیں، اس شرط کے ساتھ کہ تم اپنے مال کے" "ذریعے انہیں طلب کرو، پاک دامنی اختیار کرو، نہ کہ بدکاری۔

3.1 اہم لفظ: محصنین غیر مسافحین

یہ عبارت حلال تعلق کو پاک دامنی اور مالی ذمہ داری کے ساتھ جوڑتی ہے، جبکہ **مسافحت** کو رد کرتی ہے۔ اگر کسی تعبیر سے مملوک عورت کے ساتھ محض جنسی استعمال، بغیر کسی ازدواجی ذمہ داری، مہر یا رضامندی کے تعلق کا جواز نکلے تو وہ اسی اخلاقی اصول سے متصادم معلوم ہوگی۔

3.2 آیت 4:24 کا اختلافی پہلو

آیت میں »**مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ**« کے استثنا کو بعض قراءتیں جنگی قیدی عورتوں سے متعلق ایک مخصوص قدیم نظام کے طور پر سمجھتی ہیں۔

صرف قرآن کی روشنی میں بھی یہ ضروری ہے کہ اس استثنا کو ہر زمانے کے ہر زیرِ اختیار فرد پر عام نہ کیا جائے۔ آیت کا سیاق نکاح، مہر، پاک دامنی اور پاکیزہ تعلق کے بارے میں ہے؛ اس لیے اسے **نکاح سے الگ جسمانی اجازت** کے طور پر پڑھنا احتیاط کے خلاف ہے۔

4. النساء 4:25: سب سے واضح آیت

:آیت کا متعلقہ حصہ

وَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنكُمْ طَوْلاً أَن يَنكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم مِّن فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ

:مفہوم

اور تم میں سے جو آزاد مؤمن عورتوں سے نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو، وہ تمہاری مملوک مؤمن لڑکیوں" "میں سے نکاح کرے۔

:پھر واضح حکم آتا ہے

فَانكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ

:مفہوم

"پس ان کے اہل کی اجازت سے ان سے نکاح کرو اور معروف طریقے سے ان کے مہر ادا کرو۔"

4.1 آیت کے چار بنیادی عناصر

1. **فانکحوہن:** نکاح کا صریح حکم۔
2. **بإذن أہلہن:** ان کے اہل یا ذمہ داروں کی اجازت۔
3. **وآتوہن أجورہن:** مہر یا مالی حق۔
4. **محصنات غیر مسافحات ولا متخذات أخدان:** پاک دامنی، نہ کھلی بدکاری نہ خفیہ آشنائی۔

یہ چاروں عناصر مل کر ایک باقاعدہ، ذمہ دار اور اخلاقی ازدواجی تعلق کا تصور دیتے ہیں۔ اس آیت کی موجودگی میں یہ کہنا مشکل ہے کہ مملوک عورت کے لیے نکاح کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔

4.2 نکاح کی استطاعت نہ ہو "کا مفہوم"

آیت کا خطاب اس شخص سے ہے جو آزاد مؤمن عورت سے نکاح کے مالی وسائل نہیں رکھتا۔ قرآن اسے مملوک مؤمن عورت سے نکاح کا راستہ دکھاتا ہے۔ اگر مملوک عورت سے بغیر نکاح جسمانی تعلق پہلے ہی ایک آزاد اور آسان متبادل ہوتا، تو آیت کا "فانکحوہن "اور مہر کی تاکید غیر ضروری معلوم ہوتی۔ یہ اصولِ عدمِ تعارض کے خلاف ہوگا کہ ایک آیت نکاح کا حکم دے اور دوسری تعبیر اسی تعلق کو بلا نکاح جائز قرار دے، جبکہ دونوں کا موضوع مملوک عورت ہی ہو۔

5. المؤمنون:5–7 اور المعارج:29–31

المؤمنون:5–7:

وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ

مفہوم:

وہ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، سوائے اپنی بیویوں یا ان کے جو ان کی ملکیت میں ہوں، ان "پر ملامت نہیں۔ پھر جو اس کے علاوہ تلاش کرے، وہ حد سے بڑھنے والے ہیں۔

المعارج 70:29–31 میں بھی یہی الفاظ تقریباً دوبارہ آتے ہیں۔

5.1 روایتی استدلال

:بیان کرتی ہے categories روایتی استدلال یہ ہے کہ آیت دو الگ

- ازواج، یعنی بیویاں۔
- ما ملکت أیمانہم، یعنی مملوک عورتیں۔

اس بنا پر دوسرے زمرے کے لیے نکاح ضروری نہیں سمجھا گیا۔

5.2 مجموعی قرآنی تدبر

:لیکن اس قراءت کے سامنے چند سوال ہیں

- کیا "ما ملکت أیمانہم "ہر مملوک عورت ہے یا مخصوص قانونی تعلق؟
- کیا یہ آیت نکاح کی مکمل قانونی تفصیل دے رہی ہے یا صرف عفت کے دائرے بیان کر رہی ہے؟
- کیا النساء 4:25 میں مملوک مؤمن عورت کے لیے "فانکحوہن "کو نظرانداز کیا جا سکتا ہے؟
- کیا "مہر، اجازت اور پاک دامنی "کے بغیر تعلق کو 4:24 کے "محصنین غیر مسافحین "سے ہم آہنگ کیا جا سکتا ہے؟

مثانی کے اصول کے تحت 23:6 کو النساء 4:25 سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ دونوں کو ساتھ رکھنے سے ایک محتاط نتیجہ سامنے آتا ہے :قرآن مملوک عورت کے لیے بھی جائز ازدواجی تعلق کا راستہ نکاح کے ذریعے بیان کرتا ہے۔

5.3 أو "کا مفہوم"

آیت میں أو کا مطلب "یا "ہے، لیکن "یا "لازماً دو مکمل طور پر مختلف اخلاقی نظام ثابت نہیں کرتا۔ یہ دو یا دو حالات کا ذکر بھی ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر قرآن ایک ہی موضوع میں مختلف categories

متعلقہ زمرے بیان کرتا ہے، مگر ہر زمرے کا مکمل حکم اسی آیت میں نہیں ہوتا۔ اس لیے صرف "أو" سے نکاح کے بغیر جسمانی تعلق کا قطعی حکم نکالنا کافی نہیں۔

6. النور 24:33: بدکاری پر مجبور کرنے کی ممانعت

آیت کہتی ہے:

وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

مفہوم:

اپنی مملوک لڑکیوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو، اگر وہ پاک دامنی چاہتی ہوں، تاکہ تم دنیاوی زندگی کا فائدہ" "حاصل کرو۔

یہ آیت واضح طور پر جبر، جنسی استحصال اور مالی فائدے کے لیے بدکاری سے روکتی ہے۔

6.1 اس آیت کی حد

یہ آیت براہِ راست یہ نہیں کہتی کہ ہر مملوک عورت کے ساتھ نکاح کے بغیر تعلق حرام ہے۔ لیکن یہ ضرور بتاتی ہے کہ:

- مملوک عورت کی پاک دامنی معتبر ہے۔
- مالک اسے جنسی کاروبار کے لیے استعمال نہیں کر سکتا۔
- مالی ملکیت، عورت کی عزت اور جسم پر مطلق اختیار نہیں بن جاتی۔

یہ اصول 4:25 کے نکاح، مہر اور عفت والے نظام کے ساتھ زیادہ ہم آہنگ ہے، نہ کہ غیر ذمہ دارانہ جنسی استعمال کے ساتھ۔

7. النور24:58: خلوت کے اوقات

:آیت کا متعلقہ حصہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

:مفہوم

اے ایمان والو !جو تمہاری ملکیت میں ہیں اور تم میں سے جو بلوغت کو نہیں پہنچے، وہ تین اوقات میں" "تم سے اجازت لے کر آئیں۔

:وہ تین اوقات

1. فجر کی نماز سے پہلے۔
2. دوپہر کے وقت جب لوگ اپنے کپڑے اتارتے ہیں۔
3. عشاء کی نماز کے بعد۔

:قرآن انہیں کہتا ہے

ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ

یعنی یہ تمہاری خلوت کے تین اوقات ہیں۔

7.1 آیت کا اہم مشاہدہ

آیت میں بیویوں کا نام لے کر یہ نہیں کہا گیا کہ وہ اجازت لے کر آئیں۔ مملوک افراد اور نابالغ بچوں کو اجازت کا حکم دیا گیا ہے، کیونکہ وہ گھر کے اندر آنے جانے والے خادم یا بچے ہیں۔ بیوی کا تعلق زوجیت اور مشترک خلوت کا ہے، اس لیے اسے اسی داخلے کے آداب والی فہرست میں شامل نہیں کیا گیا۔

7.2 کیا یہ مملوک عورت کے نکاح کی دلیل ہے؟

آیت اکیلی یہ نہیں کہتی کہ "مملوک عورت نکاح کے بغیر تمہاری خلوت میں داخل نہیں ہو سکتی۔ "اس کا صریح حکم اجازت لینا ہے۔ تاہم یہ بات ضرور سامنے آتی ہے کہ مملوک عورت کو گھر میں موجود ہونے کے باوجود ہر وقت نجی جسمانی قربت کے لیے دستیاب نہیں سمجھا جاتا۔

اگر مملوک عورت نکاح کے بغیر مالک کی بیوی جیسا جسمانی حق رکھتی، تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسے ان نجی اوقات میں باہر کیوں رکھا گیا اور اجازت کا پابند کیوں بنایا گیا؟ اس سوال کا ایک ممکنہ قرآنی جواب یہ ہے کہ وہ زوجہ نہیں تھی؛ اس لیے اس کی حیثیت گھر کے موجود فرد یا خادم کی تھی، نہ کہ بیوی کی۔

سے نکلتا ہے، آیت کا صریح جنسی حکم نہیں ہے۔ اس لیے اسے 4:25 کے context لیکن یہ استدلال نکاحی حکم کے ساتھ ملا کر پیش کرنا چاہیے، اکیلی قطعی دلیل کے طور پر نہیں۔

8. "بیوی کو اجازت کیوں نہیں؟"

یہ سوال اہم ہے۔ قرآن بیوی کے لیے 24:58 میں اجازت کی شرط نہیں لگاتا، جبکہ مملوک افراد اور بچوں کے لیے لگاتا ہے۔ اس فرق کو یوں سمجھا جا سکتا ہے:

بیوی نکاح کے ذریعے ازدواجی تعلق میں شامل ہوتی ہے۔

مملوک فرد گھر کے اندر آنے جانے والا شخص ہوتا ہے، اگرچہ وہ اسی گھر میں رہتا ہو۔

بچے بھی گھر کے افراد ہوتے ہیں، لیکن انہیں نجی اوقات میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینے کی تعلیم دی گئی ہے۔اس آیت کا موضوع جسمانی تعلق کے لیے کسی شخص کی دستیابی نہیں، بلکہ گھر کے نجی اوقات کے آداب ہیں۔اس لیے آیت کی بنیاد پر یہ کہنا درست ہے کہ بیوی اور مملوک فرد ایک ہی زمرے سے تعلق نہیں رکھتے۔ لیکن صرف اس فرق سے یہ لازم نہیں آتا کہ مملوک عورت کے ساتھ جسمانی تعلق لازماً ناجائز تھا؛ اس مسئلے میں سورۃ المؤمنون کی آیت 6 کی تعبیر بھی زیرِ بحث رہتی ہے۔

زیادہ محتاط نتیجہ یہ ہے کہ قرآن مملوک عورت اور بیوی کو الگ الگ زمروں میں بیان کرتا ہے، لیکن مملوک عورت کا الگ زمرہ ہونا لازماً اس بات کا ثبوت نہیں کہ اس کے ساتھ نکاح کے بغیر جسمانی تعلق جائز تھا۔

9. مہر، اجازت اور رضامندی

:النساء 4:25 میں مملوک عورت کے نکاح کے لیے تین بنیادی اصول ہیں

9.1 اجازت

بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ

نکاح ذمہ دار فریق یا اہل کی اجازت سے ہو۔

9.2 مالی حق

وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ

ان کا مہر ادا کیا جائے۔

9.3 عفت

مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ

وہ پاک دامن ہوں، بدکاری اور خفیہ آشنائی سے پاک ہوں۔

یہ عناصر بتاتے ہیں کہ مملوک عورت قرآن کے اخلاقی نظام میں محض مالک کی جنسی ملکیت نہیں، بلکہ حقوق اور عفت رکھنے والی انسانی شخصیت ہے۔

10. مثانی: متعلقہ آیات کو ایک ساتھ پڑھنا

:قرآن کو سمجھنے کے لیے متعلقہ آیات کا مجموعہ سامنے رکھنا ضروری ہے

بنیادی نکتہ	آیات	موضوع
نکاح، عدل، ایک یا دیگر زیرِ اختیار افراد کا ذکر	النساء 4:3	نکاح اور عدل
مال، احصان اور بدکاری سے اجتناب	النساء 4:24	حلال تعلق اور پاک دامنی
واضح "فانکحوہن"، اجازت، مہر اور عفت	النساء 4:25	مملوک مؤمن عورت کا نکاح
ازواج اور ما ملکت أیمانہم، اس کے علاوہ حد سے تجاوز	المؤمنون 23:5–7	عفت کی حدیں

پر مجبور نہ کرنا prostitution مملوک لڑکیوں کو	النور 24:33	بدکاری پر جبر
مملوک افراد اور نابالغ بچوں کے لیے تین اوقات میں اجازت	النور 24:58	privacy گھر کی
نکاح کی ترغیب، مکاتبت اور آزادی کی سمت	النور 24:32–33	نکاح کی تکمیل
نگاہ، شرم گاہ اور معاشرتی پاکیزگی	النور 24:30–31	عفت اور پردہ

10.1 مثانی کا حاصل

:ان آیات کو ملا کر قرآن کے چند عمومی اصول سامنے آتے ہیں ۔

1. سمانی تعلق بالکل بے قید نہیں ہے۔
2. نکاح قرآنِ مجید کا ایک بنیادی ادارہ ہے۔
3. مملوک عورت آزاد عورت سے الگ حیثیت رکھتی ہے، لیکن وہ حقوق سے محروم انسان نہیں ہے۔
4. مملوک عورت سے نکاح کا ذکر قرآنِ مجید میں واضح طور پر موجود ہے۔
5. مہر، اجازت، پاک دامنی اور جبر سے پاک ہونا بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔
6. مملوک افراد نجی اوقات میں اجازت کے بغیر داخل نہیں ہو سکتے۔
7. بدکاری، خفیہ آشنائی اور جنسی استحصال ممنوع اخلاقی اعمال ہیں۔

11. عدمِ تعارض

دو مختلف آیات کو سمجھتے ہوئے ایسی تعبیر اختیار کرنی چاہیے جس سے قرآن کی کوئی آیت بے معنی یا متضاد نہ ہو۔

11.1 اگر 23:6 کو بلا نکاح اجازت سمجھا جائے

تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ النساء 4:25 میں مملوک عورت کے لیے "فانکحوہن"، مہر، اجازت اور پاک دامنی کیوں لازم کیے گئے؟ اگر ہر مملوک عورت کے ساتھ بغیر نکاح تعلق پہلے ہی جائز تھا، تو نکاح والی آیت کا عملی مقصد محدود یا غیر واضح ہو جاتا ہے۔

11.2 اگر 23:6 کو نکاحی یا مخصوص قانونی تعلق سمجھا جائے

:تو 4:25 کے ساتھ آسانی سے ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے

- آزاد عورت :نکاح کے ذریعے زوجیت۔
- مگر جائز تعلق کے لیے نکاح، مہر اور عفت کا نظام۔ ،status مملوک عورت :الگ سماجی
- کا اجمالی ذکر۔ categories ان جائز :23:6
- جو مملوک افراد اور بچوں پر لاگو ہیں۔ ،privacy rules گھر کے :24:58

میں رکھتی ہے۔ ethical framework یہ تعبیر قرآن کی تمام متعلقہ آیات کو ایک باقاعدہ

11.3 لیکن علمی احتیاط

قرآن 23:6 میں "نکاح" کا لفظ استعمال نہیں کرتا۔ اس لیے یہ کہنا کہ قرآن نے صریح لفظوں میں "ما ملکت :أیمانکم کے لیے نکاح لازم ہے" کہا، لفظی اعتبار سے درست نہیں ہوگا۔ زیادہ درست بیان یہ ہے

،قرآن مملوک عورت کے نکاح کو صریحاً بیان کرتا ہے، اور جسمانی تعلق کے باب میں عفت، پاک دامنی مہر، اجازت اور عدمِ جبر کے اصول دیتا ہے؛ ان سب کو جمع کرنے سے نکاح کے بغیر استمتاع کا قطعی جواز ثابت نہیں ہوتا۔

12. تاریخی نظام کو موجودہ زمانے پر لاگو نہ کرنا

قرآن میں مملوک افراد کا ذکر ایک قدیم معاشرتی نظام کے اندر آیا ہے۔ موجودہ زمانے میں کسی انسان کو خریدنا، بیچنا یا مالک بنانا قابلِ قبول قانونی و اخلاقی نظام نہیں۔ اس لیے ان آیات کو موجودہ ملازمہ، زیرِ کفالت عورت، پناہ

گزین، جنگی قیدی یا کسی بھی کمزور شخص کے ساتھ نکاح کے بغیر تعلق کے جواز کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

ما ملکت أیمانکم "کو موجودہ گھریلو ملازمہ یا کسی کمزور عورت پر لاگو کرنا قرآنی سیاق سے تجاوز ہوگا۔ موجودہ زمانے میں" جائز جسمانی تعلق کے لیے قرآن کا واضح معروف راستہ نکاح ہے۔

13. حتمی قرآنی موقف

:صرف قرآن کی بنیاد پر اس موضوع کا محتاط اور جامع نتیجہ یہ ہے

- قرآن آزاد عورت اور مملوک عورت میں فرق کرتا ہے۔ مملوک عورت کے لیے ایک الگ سماجی و قانونی مملوک عورت کے لیے ایک الگ سماجی اور قانونی زمرہ موجود ہے۔ تاہم سورۃ النساء کی آیت 4:25میں قرآن مملوک مؤمن عورت کے بارے میں صریح لفظ **فَانكِحُوهُنَّ** استعمال کرتا ہے اور ان کے لیے اجازت، مہر اور پاک دامنی کی شرط رکھتا ہے۔
- سورۃ النور کی آیت 24:33بدکاری اور جبر سے روکتی ہے، جبکہ سورۃ النور کی آیت 24:58 مملوک افراد کو خلوت کے تین اوقات میں اجازت کے بغیر داخل ہونے سے منع کرتی ہے۔ اس لیے قرآن کے مجموعی نظام میں مملوک عورت کو محض مالک کی جنسی ملکیت سمجھنا درست نہیں۔
- سورۃ المؤمنون کی آیت 23:6اور سورۃ المعارج کی آیت 70:30میں **ازواج** اور **ما ملكَتْ أَيْمَانُهُمْ** کا الگ الگ ذکر موجود ہے، لیکن ان آیات کو سورۃ النساء کی آیت 4:25سے الگ کر کے نکاح کے بغیر جسمانی تعلق کا عمومی اور موجودہ زمانے کے لیے قابلِ اطلاق جواز نکالنا عدمِ تعارض، سیاق اور مثانی کے اصولوں سے ہم آہنگ نہیں۔

مختصر ترین الفاظ میں

قرآن مملوک عورت اور آزاد عورت میں فرق ضرور کرتا ہے، لیکن مملوک عورت کو بے نکاح، بے مہر، بے اجازت اور بے ذمہ داری جسمانی استعمال کی کھلی اجازت نہیں دیتا۔ قرآن کا واضح، منظم اور اخلاقی راستہ نکاح، مہر، اجازت، پاک دامنی اور جبر سے پاک ہونا ہے

اہم علمی نوٹ

اس مسئلے میں دو معروف قرآنی قراءتیں پائی جاتی ہیں

- **روایتی قراءت:** سورۃ المؤمنون کی آیت ۶ میں «**ما ملكَتْ أَيْمَانُهُمْ**» کو بیوی سے الگ جائز جسمانی تعلق کا زمرہ سمجھا جاتا ہے، اس لیے اس صورت میں نکاح کو لازم نہیں سمجھا جاتا۔
- ۔ **قرآن کے مجموعی بیان کی قراءت:** سورۃ النساء کی آیت ۲۵ میں موجود «**فَانكِحُوهُنَّ**» یعنی "ان سے نکاح کرو" کے حکم، مہر، اجازت اور پاک دامنی کو بنیادی اہمیت دیتے ہوئے مملوک عورت کے جائز جسمانی تعلق کو بھی نکاحی بندھن کے ساتھ سمجھا جائے۔

یہ تحریر قرآن کے مجموعی بیان کی دوسری قراءت کو ترجیح دیتی ہے، کیونکہ یہ قرآنی الفاظ، آیات کے سیاق و سباق، باہمی وضاحت اور آیات کے درمیان عدمِ تعارض کے اصولوں کو زیادہ جامع طور پر یکجا کرتی ہے۔ تاہم علمی دیانت کا تقاضا ہے کہ سورۃ المؤمنون کی آیت ۶ میں موجود الگ زمرے کے ظاہری الفاظ اور ان سے پیدا ہونے والے اختلاف کو پوشیدہ نہ رکھا جائے۔